نگاہِ اولیں

ترکی میں سیکولر انقلاب کی ناکامی

مدیرالتحریر

ترکی میں **زوال وعروج** کا سلسلہ طویل عرصہ جاری رہا۔

کمزور عقیدہ والے نام نہاد مسلمان فرقے خلافت سے غداری اور دشمنوں کی جاسوسی کرتے رہے۔

حریت پسند مخلص اسلامی فوج ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے ذریعے فتوحات حاصل کرتی رہی۔

ذوالفقار علی بھٹو اور پرویز مشرف کے آئیڈیل مصطفیٰ کمال پاشا نے ''خلافت عثمانیہ'' کی مخالفت میں ''حزب وطنی'' قائم کر کے جمہوریت کا اعلان کیا۔ مصطفیٰ کمال پہلا صدر، عصمت انونو وزیر اعظم بن گیا۔

''دارالخلافہ'' قسطنطنیہ کا نام اسلامبول سے بدل کر استنبول کیا۔ پھر ''دارالحکومت'' انقرہ منتقل کیا گیا۔

''اہل طریقت سیکولرازم'' گٹھ جوڑ کے ذریعے اعلیٰ سرکاری عہدیداروں نے ذاتی مفادات کی خاطر اسلامی خلافت سے غداری اور بیرونی دشمنوں کے ساتھ ساز باز کی۔

مارچ 1924ء میں انتیسویں خلیفہ عبدالمجید خان کو معزول کر کے عثمانی خلافت کا گلا گھونٹ دیا گیا۔

یورپی یونین میں شمولیت کی ''تمنا'' نے سیاست دانوں کو دین دشمن اور سیکولر فوج کو آئینی طور پر اتنا طاقتور بنا دیا کہ وہ پارلیمنٹ کی اسلام نواز متفقہ قرارداد کو بھی ویٹو کر کے اسے توڑ سکتی ہے۔

1950ء میں سیکولر خلق پارٹی کے مقابلے میں جلال بایار اور عدنان میندریس کامیاب ہوئے۔ عربی اذان اور اسلامی تعلیم پر سے پابندی اٹھائی اور حج کی اجازت دی تو فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا۔

1996ء میں ''قومی سلامتی پارٹی'' برسر اقتدار آ گئی۔ وزیر اعظم نجم الدین اربکان نے تعمیر مساجد اور نماز با جماعت کی عام اجازت دی۔ انہوں نے عالم اسلام کو دینی اتحاد کی دعوت بھی دی۔

سیکولر فوج نے سیکولر عدالت کی مدد سے اربکان کو حکومت چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

سیکولر فوجی حکومت نے یورپ کی رضامندی کی خاطر اسلامی شعائر پر پابندیاں سخت کر دیں۔

سیکولر حکمرانوں کے ہاتھوں افراطِ زر، مہنگائی، بیروزگاری اور لوٹ کھسوٹ نے ترک عوام کا جینا دوبھر کر دیا۔ اس سے اسلام پسند تحریکوں کی مقبولیت میں اضافہ ہونے لگا۔

سیکولرازم کے مظالم کا ردِعمل: سیکولرفوجی حکومت کے مظالم کے ردعمل میں ''جسٹس اینڈ ڈویلپمنٹ پارٹی'' نے 2011ء میں 550 میں سے 341 سیٹیں حاصل کیں۔ نجم الدین اربکان کی فکر پر کاربند رجب طیب اردگان وزیراعظم اور عبداللہ گل صدر بن گئے۔ یہ کامیابی اسلامی بیداری کی طویل مخلصانہ کوشش کا ثمرہ اور سیکولرفوجی حکومت کی اسلام دشمنی، ظلم وستم اور کرپشن کا ردعمل ہے۔

عوام کی پرخلوص خدمت کے علاوہ جناب طیب اردگان صاحب نے عالم کفر کے مقابلے میں عالم اسلام کو اتحاد کا واضح پیغام دیا۔ اس پر بیرونی دشمنوں نے اپنی غلامی کا دم بھرنے والی فوج اور دیرینہ ایجنٹوں ''اہل طریقت'' کو ''اہل شریعت'' کے خلاف متحرک کیا۔

15 جولائی 2016ء کی رات ترک سیکولرفوج کے باغی عناصر نے تمام مواصلاتی ذرائع کاٹ کر ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعے انقرہ میں پارلیمنٹ پر بمباری شروع کردی۔

دھماکوں کی آواز پر سیکولرفوج کی دیرینہ عوام دشمنی اور اسلام دشمنی کی تاریخ سے آشنا عوام میں اپنی مقبول حکومت کی دفاع کا بے تحاشا جذبہ پیدا ہوگیا اور فوراً سڑکوں پر نکل کر ٹینکوں کے سامنے لیٹ گئے۔ گولیاں اگلتی بندوقوں کے سامنے سینہ سپر ہوگئے۔ ہیلی کاپٹروں کی گولہ باری نے جسموں کے ٹکڑے کردیے؛ لیکن انہوں نے جان ہتھیلی پر رکھ کر اس عظیم ملک کو سیکولرفوج اور اہل طریقت کے ہاتھوں لادینیت کی کھائی میں گرنے سے بچالیا۔ پھر تصوف وسیکولرازم گٹھ جوڑ کی شکست فاش پر شکر کرتے ہوئے سڑکوں پر نماز فجر باجماعت ادا کی، جس پر 80 سالوں سے پابندی عائد تھی۔ سب ترکیوں کی زبانوں پر بسم اللّٰه، لآ إله إلا اللّٰه، اللّٰهُ أكبَرُ کے پاکیزہ نعرے گونج رہے تھے۔

22 جولائی کو ترکی کے مقبول صدر مملکت جناب رجب طیب اردگان حفظه اللّٰه نے دارالحکومت انقرہ میں نمازِ جمعہ کے بعد عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا: **''اپنی صفوں میں اتحاد قائم رکھیں۔ فتح ایمان والوں کی ہوگی۔ ہم انسانوں کے سامنے نہیں، صرف اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں۔ بندوں کی غلامی کرنے والے (امریکی ریاست) پین سلوانیہ میں رہتے ہیں۔ ان کی اوقات یہ ہے کہ ابھی تک شرمندہ ہوئے بغیر لگاتار وہاں سے اس ملت کی توہین کررہے ہیں۔''**

پیر طریقت صوفی فتح اللہ گولن امریکی امداد اور شہ پر یہ شرارت کر رہا تھا۔ وہ تصوف اور طریقت کے ساتھ ساتھ فتنہ "وحدتِ ادیان" کا بھی قائل ہے۔ اُس نے اسرائیل کی اجازت کے بغیر غزہ کے محصورین کے لیے امداد "فریڈم فلوٹیلا" کی بھی مخالفت کی تھی۔ صوفی نے اپنے سیکولر نظریات اور طریقت کے پرچار کے لیے نام نہاد تعلیمی و تبلیغی سلسلے قائم کیے۔ 1000 سے زائد سکول اور تعلیمی ادارے بنائے۔

پیر طریقت صوفی صاحب 1999ء میں علاج کے بہانے امریکہ گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ جہاں ان کی شاندار خدمات کے عوض ریاست پین سلوانیہ میں وسیع و عریض عالیشان محل دیا گیا۔

بغاوت کی ناکامی کے بعد رجب طیب اردگان نے سازشی عناصر کے خلاف کارروائی شروع کی۔ سزائے موت کی بحالی کا عوامی مطالبہ سامنے آیا، تو یورپ کے ایجنٹوں کی جان کا خوف کر کے جرمن چانسلر انجیلا مرکل نے کہا: "اگر ترکی نے سزائے موت بحال کی تو یورپی یونین میں شمولیت ناممکن ہوگی۔"

ترکی میں سیکولر حکومتیں اسی "ناکام مقصد" کی خاطر بارہا اسلام دشمنی کا ریکارڈ قائم کر چکی ہیں۔

صدر رجب طیب اردگان صاحب نے ترکی کو اپنی پرخلوص خدمات اور مہارتوں سے معاشی استحکام دلایا۔ دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کے حق میں آواز بلند کی۔ بنگال میں پاکستان سے محبت کرنے والوں کو پھانسی دی گئی تو ترکی نے پاکستان سے بڑھ کر احتجاج کیا۔

1997ء کے فوجی انقلاب کے بعد بند کردہ سکولوں کو بحال کر کے اسلامی تعلیم کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

ثابت ہوا کہ عوامی وفاداری کے سامنے عالم کفر، مسلح فوج، تصوف طریقت گٹھ جوڑ بھی بے بس ہوتا ہے۔

ترکی میں سیکولر و صوفی مشترکہ انقلاب کی ناکامی سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کو بھی سبق لینا چاہیے۔ پاکستان وہ منفرد ملک ہے جس کی بنیاد ہی "لا الہ الا اللّٰہ" پر رکھی گئی تھی۔ اسلام کے ساتھ وفاداری کیے بغیر حکمرانوں کو عوام کی وفاداری حاصل نہیں ہوگی اور قومی مسائل حل نہ ہوں گے۔

پاکستان کے بہت سے مسلمان وہ ہیں جن کے آباء واجداد نے صرف "اسلامی نظام حکومت" کی خاطر ہندوستان سے ہجرت کرتے ہوئے اپنی متاعِ جان اور متاعِ دنیا سب کچھ قربان کی تھی۔

پاکستانی مسلمانوں کو بھی "جمہوریت" کے بجائے "اسلامی نظام" سے والہانہ محبت ہے۔